نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے سوالات
مرتبہ
محمد یونس قادری
جامع مسجد بابا حیدر شاہ محلہ الہیار ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ سندھ پاکستان 0302-3359863

## ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ حَظٌّ رَجَاءَ التَّخَلُّصِ فِي الْعُقْبٰى بِشَيْءٍ مِّنْهَا

## آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' اس کا ہر بھلائی میں کوئی حصہ ہو' اس امید کے تحت کہ اس میں سے کسی ایک کی وجہ سے اسے آخرت میں نجات مل جائے

**361**- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ وَابْنُ قُتَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِشَامِ بن يحيى بن يحيى بن الْغَسَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ

(متن حدیث): دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَحْدَهُ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ لِلْمَسْجِدِ تَحِيَّةً وَاِنَّ تَحِيَّتَهُ رَكْعَتَانِ فَقُمْ فَارْكَعْهُمَا قَالَ فَقُمْتُ فَرَكَعْتُهُمَا ثُمَّ عُدْتُ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَمَرْتَنِيْ بِالصَّلَاةِ فَمَا الصَّلَاةُ قَالَ خَيْرُ مَوْضُوعٍ اسْتَكْثِرْ اَوِ اسْتَقِلَّ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكْمَلُ اِيمَانًا قَالَ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ المؤمنين اَسْلَمُ قَالَ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ ويده قال الصَّلَاةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوتِ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ السَّيِّئَاتِ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فما الصيام قال فرض مجزىء وَعِنْدَ اللّٰهِ اَضْعَافٌ كَثِيْرَةٌ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَاُهْرِيقَ دَمُهُ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جَهْدُ الْمُقِلِّ يُسَرُّ اِلٰى فَقِيْرٍ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيُّ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ اَعْظَمُ قَالَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ مَعَ الْكُرْسِيِّ اِلَّا كَحَلْقَةٍ مُلْقَاةٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ وَفَضْلُ الْعَرْشِ عَلَى الْكُرْسِيِّ كَفَضْلِ الْفَلَاةِ عَلَى الْحَلْقَةِ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الْاَنْبِيَاءُ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَعِشْرُوْنَ اَلْفًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ كَانَ اَوَّلُهُمْ قَالَ آدَمُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَبِيٌّ مُرْسَلٌ قَالَ نَعَمْ خَلَقَهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ

361- إسناده ضعيف جدًا، وأخرجه بطوله أبو نعيم في الحية 1/166- 168 أخرجه الطبراني في الكبير 1651

فِيْهِ مِنْ رُوحِهِ وَكَلَّمَهُ قِبَلًا ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَرْبَعَةٌ سُرْيَانِيُّونَ اٰدَمُ وَشِيثٌ وَاَخْنُوخُ وَهُوَ اِدْرِيْسُ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ خَطَّ بِالْقَلَمِ وَنُوحٌ وَاَرْبَعَةٌ مِنَ الْعَرَبِ هُوْدٌ وَشُعَيْبٌ وَصَالِحٌ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ كِتَابًا اَنْزَلَهُ اللّٰهُ قَالَ مِائَةُ كِتَابٍ وَاَرْبَعَةُ كُتُبٍ اُنْزِلَ عَلٰى شِيثٍ خَمْسُوْنَ صَحِيفَةً وَاُنْزِلَ عَلٰى اَخْنُوخَ ثَلَاثُونَ صَحِيفَةً وَاُنْزِلَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَشَرُ صَحَائِفَ وَاُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى قَبْلَ التَّوْرَاةِ عَشَرُ صَحَائِفَ وَاُنْزِلَ التَّوْرَاةُ والإنجيل والزبور والقرآن

قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَتْ صَحِيفَةُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَتْ اَمْثَالًا كُلُّهَا اَيُّهَا الْمَلِكُ الْمُسَلَّطُ الْمُبْتَلَى الْمَغْرُورُ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْكَ لِتَجْمَعَ الدُّنْيَا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلٰكِنِّيْ بَعَثْتُكَ لِتَرُدَّ عَنِّيْ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنِّيْ لَا اَرُدُّهَا وَلَوْ كَانَتْ مِنْ كَافِرٍ وَعَلَى الْعَاقِلِ مَا لَمْ يَكُنْ مَّغْلُوبًا عَلٰى عَقْلِهِ اَنْ تَكُوْنَ لَهُ سَاعَاتٌ سَاعَةٌ يُنَاجِي فِيْهَا رَبَّهُ وَسَاعَةٌ يُحَاسِبُ فِيْهَا نَفْسَهُ وَسَاعَةٌ يَتَفَكَّرُ فِيْهَا فِيْ صُنْعِ اللّٰهِ وَسَاعَةٌ يَخْلُو فِيْهَا لِحَاجَتِهِ مِنَ الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ وَعَلَى الْعَاقِلِ اَنْ لَا يَكُوْنَ ظَاعِنًا اِلَّا لِثَلَاثٍ تَزَوُّدٍ لِمَعَادٍ اَوْ مَرَمَّةٍ مَعَاشٍ اَوْ لَذَّةٍ فِيْ غَيْرِ مُحَرَّمٍ وَعَلَى الْعَاقِلِ اَنْ يَكُوْنَ بَصِيرًا بِزَمَانِهِ مُقْبِلًا عَلٰى شَاْنِهِ حَافِظًا لِلِسَانِهِ وَمَنْ حَسَبَ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ كَلَامُهُ اِلَّا فِيمَا يَعْنِيْهِ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا كَانَتْ صُحُفُ مُوْسٰى قَالَ كَانَتْ عِبَرًا كُلُّهَا عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ يَفْرَحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالنَّارِ ثُمَّ هُوَ يَضْحَكُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ هُوَ يَنْصَبُ عَجِبْتُ لِمَنْ رَاَى الدُّنْيَا وَتَقَلُّبَهَا بِاَهْلِهَا ثُمَّ اطْمَاَنَّ اِلَيْهَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْحِسَابِ غَدًا ثُمَّ لَا يَعْمَلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ قَالَ اُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهُ رَاْسُ الْاَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ نُورٌ لَكَ فِي الْاَرْضِ وَذُخْرٌ لك فى السماء قلت: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ فَاِنَّهُ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّمْتِ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ عَنْكَ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ اُمَّتِيْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ اَحِبَّ الْمَسَاكِيْنَ وَجَالِسْهُمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ انْظُرْ اِلٰى مَنْ تَحْتَكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى مَنْ فَوْقَكَ فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ لَا تُزْدَرِى نِعْمَةُ اللّٰهِ عِنْدَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ لِيَرُدَّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْرِفُ مِنْ نَفْسِكَ وَلَا تَجِدْ عَلَيْهِمْ فِيمَا تَاْتِيْ وَكَفٰى بِكَ عَيْبًا اَنْ تَعْرِفَ مِنَ النَّاسِ مَا تَجْهَلُ مِنْ نَفْسِكَ اَوْ تَجِدَ عَلَيْهِمْ فِيمَا تَاْتِيْ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى صَدْرِيْ فقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أبو إدريس الخولانى هذا هو عائذ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وُلِدَ عَامَ حُنَيْنٍ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاتَ بِالشَّامِ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ.

وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى الْغَسَّانِيُّ مِنْ كِنْدَةَ مِنْ اَهْلِ دِمَشْقَ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الشَّامِ وَقُرَّائِهِمْ سَمِعَ اَبَا إدريس الخولاني وهو بن خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَوْلِدُهُ يَوْمَ رَاهِطَ فِي اَيَّامِ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَزِيْدَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسِتِّيْنَ وَوَلَّاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَضَاءَ الْمَوْصِلِ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ وَاَهْلَ الْحِجَازِ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى الْقَضَاءِ بِهَا حَتّٰى وَلِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْخِلَافَةَ فَاَقَرَّهُ عَلَى الْحُكْمِ فَلَمْ يَزَلْ عَلَيْهَا اَيَّامَهُ وَعُمِّرَ حَتّٰى مَاتَ بدمشق سنة ثلاث وثلاثين ومئة. (1: 2)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا' تو وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تنہا تشریف فرما تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! مسجد کے لئے ایک نفلی (نماز) ہوتی ہے اور اس کی نفلی (نماز) دو رکعات ہے۔ تم اٹھ کر انہیں ادا کر لو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان دو رکعات کو ادا کر لیا پھر میں واپس آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مجھے نماز کا حکم دیا نماز کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک بھلائی رکھ دی گئی ہے۔ (اب تمہاری مرضی ہے) کہ تم زیادہ حاصل کرتے ہو یا کم حاصل کرتے ہو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اہل ایمان میں سے ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل کون شخص ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اہل ایمان میں سے سب سے زیادہ سلامتی والا کون شخص ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ سلامت ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں قیام طویل ہو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص گناہوں سے لاتعلق ہو جائے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! روزہ کیا چیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک فرض ہے' جو کافی ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں (اس کا اجر و ثواب) کئی گنا ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں (گھوڑے کے) پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور اس کا خون بہا دیا جائے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس پیسے کم ہوں اور جسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ غریب ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو کچھ بھی نازل کیا ہے۔ اس میں سب سے عظیم چیز کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آیت الکرسی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: (اللہ تعالیٰ کی) کرسی کے مقابلے میں سات آسمان اس طرح ہیں' جیسے کسی بے آب و گیاہ جگہ کے اوپر ایک چھلہ (انگوٹھی) ہو اور عرش کو کرسی پر وہی فضیلت حاصل ہے۔ جس طرح اس آب و گیاہ جگہ کو اس چھلے (انگوٹھی) پر فضیلت حاصل ہے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! انبیاء کتنے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک لاکھ بیس ہزار میں نے عرض کی: اس میں سے رسول کتنے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین سو تیرہ کا گروہ ہے۔ میں نے عرض کی: ان میں سب سے پہلے کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ رسول نبی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے

انہیں اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا اور ان میں اپنی رُوح کو پھونکا اور سامنے آ کر ان سے کلام کیا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! چار حضرات سریانی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام' حضرت شیث علیہ السلام' حضرت اخنوخ علیہ السلام یہ حضرت ادریس علیہ السلام اور یہ وہ پہلے شخص ہیں' جنہوں نے قلم کے ذریعے لکھا تھا' اور حضرت نوح علیہ السلام چار حضرات کا تعلق عرب سے ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام' حضرت صالح علیہ السلام اور تمہارے نبی حضرت محمد ﷺ۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے کتنی کتابیں نازل کی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک سو چار کتابیں حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت اخنوخ علیہ السلام پر تیس صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات سے پہلے دس صحیفے نازل ہوئے پھر تورات' انجیل' زبور اور قرآن نازل ہوئے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام کا صحیفہ کیا تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ سارے کا سارا مثالوں والا تھا' لیکن اس میں یہ تحریر تھا۔

''اے بادشاہ! جسے اقتدار عطا کیا گیا ہے اور آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے اور غلط فہمی کا شکار کیا گیا میں نے تمہیں اس لئے نہیں بھیجا تا کہ تم ایک دوسرے کے مقابلے میں دنیا جمع کرو' میں نے تمہیں اس لئے بھیجا ہے' تا کہ تم مظلوم کی بددعا کو مجھ تک نہ آنے دو' کیونکہ میں مظلوم کی دعا کو مسترد نہیں کرتا۔ خواہ وہ کوئی کافر ہی کیوں نہ ہو اور عقل مند شخص پر یہ بات لازم ہے کہ جب تک اس کی عقل مغلوب نہیں ہوتی وہ اپنے وقت کو مختلف حصوں میں تقسیم کرے کچھ وقت میں وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرتا رہے۔ کچھ وقت میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے کچھ وقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر غور و فکر کرتا رہے اور کچھ وقت وہ اپنے کھانے پینے کی تیاری کے لئے مخصوص رکھے۔ عقلمند شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تین چیزوں کی تیاری رکھے۔ اپنے انجام (یعنی آخرت) کے لئے زادِ راہ کی' اپنی زندگی گزارنے کے لئے ضروریاتِ زندگی کی' یا پھر ایسی لذت کی جو حرام نہ ہو اور عقلمند شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کی بصیرت رکھتا ہوا اپنے حال کی طرف متوجہ رہے۔ اپنی زبان کی حفاظت کرے اور جو شخص اپنے عمل کے مقابلے میں اپنے کلام کا حساب رکھتا ہے اس کا کلام کم ہوتا ہے اور صرف وہی کلام ہوتا ہے' جو انتہائی ضروری ہو''۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ساری کی ساری عبرت آمیز باتیں تھیں۔ (جن میں سے کچھ باتیں یہ ہیں)

''مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو موت پر یقین رکھتا ہے اور پھر بھی وہ خوش رہتا ہے۔ مجھے اس شخص پر بھی حیرانگی ہوتی ہے' جو جہنم پر بھی یقین رکھتا ہے اور پھر بھی وہ ہنستا ہے مجھے اس شخص پر بھی حیرانگی ہوتی ہے' جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے اور پھر بھی وہ نصب کر لیتا ہے۔ مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو دنیا اور اہل دنیا کی حالات کی تبدیلی کو دیکھتا ہے اور پھر بھی وہ دنیا سے مطمئن ہوتا ہے۔ مجھے اس شخص پر بھی حیرانگی ہوتی ہے' جو حساب پر یقین رکھتا ہے اور پھر بھی عمل نہیں کرتا''۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی نصیحت

کرتا ہوں' کیونکہ یہ تمام معاملے کی بنیاد ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر قرآن کی تلاوت کرنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا لازم ہے اور کیونکہ یہ زمین میں تمہارے لئے نور ہوگا اور آخرت میں تمہارے لئے ذخیرہ ہوگا۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ زیادہ ہنسنے سے بچو' کیونکہ یہ چیز دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کے نور کو رخصت کر دیتی ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر خاموشی اختیار کرنا لازم ہے' البتہ بھلائی کی بات کا حکم مختلف ہے' کیونکہ یہ چیز تم سے شیطان کو پرے کر دے گی اور تمہارے دین کے معاملے میں تمہارے لئے مددگار ہوگی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر جہاد کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ میری امت کی رہبانیت ہے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھو اپنے سے اوپر والے کی طرف نہ دیکھو' کیونکہ اس طرح تم اپنے پاس موجود اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کم تر نہیں سمجھو گے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم حق بات کہو اگرچہ وہ کڑوی ہو۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہونا یہ چاہئے کہ وہ چیز تمہیں لوگوں سے پرے کر دے' جسے تم اپنی ذات کے حوالے سے جانتے ہو اور جو کام تم خود کرتے ہو اس کی وجہ سے لوگوں کے خلاف جذبات نہ رکھو۔ اور تمہارے عیب دار ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ تم لوگوں کے حوالے سے اس چیز کی شناخت رکھو جس سے تم اپنے حوالے سے ناواقف ہو یا لوگوں کے خلاف اس حوالے سے جذبات رکھو جو تم خود کرتے ہو۔

پھر نبی اکرم ﷺ اپنا دست مبارک میرے سینے پر مار کر ارشاد فرمایا:

''اے ابوذر! تدبیر کی مانند کوئی عقلمندی نہیں ہے اور رکنے کی مانند کوئی ورع (پرہیز) نہیں ہے اور اچھے اخلاق کی مانند کوئی حسب نہیں ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوادریس خولانی نامی یہ راوی عائذ اللہ بن عبداللہ ہے یہ نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں غزوہ حنین کے سال پیدا ہوئے تھے اور سن **80** ھ میں ان کا شام میں انتقال ہوا تھا۔

یحییٰ بن یحییٰ غسانی نامی راوی کا تعلق کندہ سے ہے' اور یہ دمشق کا رہنے والا ہے۔

یہ شام کے علم فقہ اور علم قرأت کے ماہرین میں سے ایک ہے انہوں نے ابوادریس خولانی سے احادیث کا سماع پندرہ سال کی عمر میں کیا تھا ان کی پیدائش راہط کے دن معاویہ بن یزید کے دور خلافت میں **64** ھ میں ہوئی تھی۔

سلیمان بن عبدالملک نے انہیں موصل کا قاضی مقرر کیا تھا۔ انہوں نے سعید بن مسیّب اور اہل حجاز سے احادیث کا سماع کیا ہے یہ وہاں قاضی کے منصب پر اس وقت تک فائز رہے' جب تک عمر بن عبدالعزیز خلیفہ نہیں بن گئے پھر حکم نے انہیں برقرار رکھا اور اس کے عہد خلافت میں یہ مسلسل اسی عہدے پر فائز رہے ان کی عمر طویل ہوئی تھی یہاں تک کہ ان کا انتقال **133** ھ میں دمشق میں ہوا۔